بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

جناب مرزا عبدالغنی صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی ۔ وکیل ۔ گورداسپور
Gurdaspur

الفضل

روزنامہ ۔ قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | یکم ماہ اخاء ۱۳۲۴ ش | ۲۳ شوال ۱۳۶۴ھ | یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲۹

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قادیان ۳۰ ماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو دانتوں اور کان کے درد کی تکلیف بدستور ہے ۔ آج حرارت بھی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار، نزلہ اور سر درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ ہے ۔ کہ بندش پیشاب تاحال دور نہیں ہوئی ۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں ۔ ۔ کل ۱/۲ ۱ بجے شام کی ٹرین سے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی ۔ اے واقفان زندگی عازم انگلستان ہوئے ۔ ایک بہت بڑا مجمع اپنے مجاہد بھائیوں کو رخصت کرنے کے لئے سٹیشن پر موجود تھا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ شفقت و نوازش الوداع کہنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ حضور نے اپنے دونوں خدام کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا ۔ اور مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی ۔ ۔ ۔ سٹیشن پر رونق افروز رہے ۔ کئی احباب نے پھولوں کے ہار اپنے دونوں بھائیوں کے گلے میں ڈالے ۔ ۔ ۔ کے درمیان رخصت کیا ۔ احباب جماعت دونوں واقفین کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے ۔ ۔ ۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔ ۲۳ شوال ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی

مارشل سٹالن کے متعلق

"روس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے آئندہ منشا کی ایک جھلک"

(از ایڈیٹر)

یکم ستمبر کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رؤیا کمیونسٹ روس کے متعلق شائع ہو چکا ہے ۔ جس میں حضور کو موسیو سٹالن ایک عورت کی شکل میں اور خطرناک بیماری میں مبتلا دکھائے گئے ۔ اس کے چند ہی روز بعد پیرس سے ۱۹ ستمبر کی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ۔ جس میں بتایا گیا ۔ کہ موسیو سٹالن پارلیمنٹ کی پریذیڈنسی سے آنے والی سردیوں میں استعفیٰ دیدینگے ۔ اور سیاسیات سے الگ ہو جائیں گے ۔ کیونکہ ان کی صحت خراب ہو گئی ہے ؛

اخبارات میں یہ خبر شائع ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق چند سطور تحریر فرمائیں ۔ جن میں موسیو سٹالن کے متعلق اپنے رؤیا کو آسمان و زمین کے خدا کی طرف سے انکشاف قرار دیتے ہوئے اور مخالفین کو اس قسم کے نشانات پر جو پے بہ پے ظہور پذیر ہو رہے ہیں غور کرنے کی دعوت دیتے ہوئے حضور نے یہ الفاظ بھی رقم فرمائے "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس خواب نے کس شکل میں پورا ہونا ہے ۔ اور ممکن ہے کہ سیاسی مصالح کے ماتحت اس خبر کی بظاہر تردید کر دی جائے ۔ لیکن تین ہفتوں کے عرصہ میں موسیو سٹالن کی خطرناک بیماری کی خبر کا اس طرح شائع ہونا میری رؤیا کی عظیم الشان تصدیق ہے ۔ اور واقعات بتادینگے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے وہ حرف بحرف پورا ہوا" (الفضل ۲۵ ستمبر)

اس خبر کے معاً بعد ماسکو سے ۲۴ ستمبر کو ایک اطلاع اخبارات کو بھیجی گئی ۔ اور اس کی بناء پر موسیو سٹالن کی بیماری کی تردید کی گئی ۔ چنانچہ ایک طرف تو اس اطلاع میں یہ لکھا گیا ۔ کہ مارشل سٹالن کی صحت کی خرابی کے باعث سیاسیات سے ریٹائر ہونے کے متعلق مختلف اخبارات میں جو رائے زنی کی گئی ہے ۔ روسی اخبارات کے لئے اجازت نہیں کہ وہ اس بارہ میں رائے زنی کریں ۔ کیونکہ کسی منسٹر کی پرائیویٹ زندگی کے متعلق کوئی خبر دینا اخبارات کے اختیار سے باہر ہے ۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا گیا ۔ مارشل سٹالن روزانہ کئی کئی گھنٹے کام میں مصروف رہتے ۔ اور سیاسیات میں بڑی سرگرمی سے منہمک ہیں ۔ لیکن لنڈن سے ۲۹ ستمبر کی ایک مفصل اطلاع اخبار کیتھولک ہیرلڈ کے حوالہ سے حسب ذیل الفاظ میں اخبارات میں شائع ہوئی ہے ۔

"روس میں سیاسی طاقت کے لئے سخت کشمکش شروع ہو جانے کا خطرہ ہے ۔ اس سلسلہ میں سٹالن اور روس کے متعلق جو افواہیں حال میں پھیلی تھیں ۔ وہ اس مضمون سے پھر تازہ ہو گئی ہیں ۔ ان میں بتایا گیا تھا ۔ کہ سٹالن بیمار ہے اور وہ یورپ اور ایجر اکنال میں امن کے معاہدے طے ہو جانے کے بعد سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر لیگا ۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ ان افواہوں کے پیچھے کچھ حقیقت بھی چھپی ہوئی ہے ۔ اور واقعی روس کے اندرونی حالات میں پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ روسی سرخ فوج اور کمیونسٹ پارٹی میں سخت کشمکش شروع ہو جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں ۔ اور روس کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے ایک سخت مقابلہ ہوگا ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ یہ کشمکش لینن کی موت کے بعد کی ہولناک تباہی سے بھی زیادہ تشدد آمیز ہوگی ۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے ۔ کہ کمیونسٹ ڈکٹیٹر کے لئے صرف ایک قابل سیاستدان ہونا ہی کافی نہیں ۔ بلکہ اسکو کمیونسٹ اصول کی مکمل واقفیت ہونی بھی لازمی ہے ۔ اور ضروری ہے کہ کمیونسٹ تھیوری کے مقابلہ میں اس کی اتھارٹی کو کوئی رد نہ کر سکے ۔ روس میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے ۔ جو اس لحاظ سے سٹالن کو مکمل خیال نہیں کرتا ۔ پچھلی دفعہ جب سٹالن نے اقتدار حاصل کیا تھا ۔ تو اس نے اپنے مخالفوں کو خود ختم کر دیا تھا مگر اس دفعہ روس میں اقتدار کے حصول کے لئے ان حالات سے مختلف حالات ہوں گے ۔ جو سٹالن اور ٹراٹسکی کے جھگڑے کے وقت تھے

اخبار ہیرلڈ نے مزید بتایا ہے ۔ کہ اس وقت روسی فوج ایک خاص طبقہ کے ہاتھ میں آچکی ہے ۔ جو اس کو اپنی ملکیت خیال کرتا ہے ۔ مارشل سٹالن کے اقتدار حاصل کرنے سے پہلے ایسا نہیں تھا روسی فوج کے چند اعلیٰ افسر جنہوں نے اس جنگ میں اقتدار حاصل کر لیا ہے ۔ بہت قابل اور رسوخ رکھنے والی ہستیاں ہیں ۔ ان کی خواہش ہے ۔ کہ طاقت ان کے ہاتھ میں رہے ۔ وہ کامیابی کے نشے میں مخمور بھی ہیں ۔ اس مضمون میں اشارتاً یہ بھی بتایا گیا ہے ۔ کہ ۱۹۳۷ء و ۱۹۳۹ء کے واقعات کو یاد رکھتے ہوئے جبکہ سٹالن نے اپنے مخالف ۵ فوجی مارشل اور چالیس ہزار سینئر افسر ہلاک کر دیئے تھے ۔ یا ان کو نظر بند کیمپوں میں نظر بند کر دیا تھا ۔ موجودہ فوجی افسر کوشش کرینگے ۔ کہ موسیو سٹالن کی جگہ کوئی ایسا آدمی مقرر ہو ۔ جو انکی مرضی کے مطابق چلے ۔ روس میں سٹالن کی پوزیشن ختم ہونے سے بین الاقوامی حالات پر بھی اثر پڑے گا"

مارشل سٹالن

ان حالات سے روس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے آئندہ نشار کی جھلک اس قدر واضح ہو گئی ہے کہ اب تو عام عقل وسمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ روس میں کچھ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ اور وہ بھی معمولی نہیں۔ جو نہ صرف روس پر بلکہ ساری دنیا پر اثر انداز ہونے والا۔ وہ حالات جو مذکورہ بالا اطلاع میں بیان کئے گئے ہیں۔ اُن سے اس بات کا بھی واضح طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ موسیو سٹالن اگر جسمانی طور پر بیمار نہیں تو ان کا سیاسی اقتدار نہایت خطرہ میں ہے۔ اس کے نتیجہ میں جو کچھ ہونے والا ہے۔ وہ مستقبل ہی بتائے گا۔ لیکن یہ تو ظاہر ہے۔ کہ روس کے مختار کل موسیو سٹالن کے ضعف اور کمزوری کی اطلاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اس وقت دی جبکہ روس کی اندرونی حالت کے متعلق وہ انکشافات دنیا کے سامنے نہ آئے تھے جو اب آرہے ہیں۔ اور کوئی عقل وسمجھ رکھنے والا انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ موسیو سٹالن کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں جس رنگ میں دیکھا اس میں خیالات اور قیاسات کا بھی کچھ دخل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا گیا اور جو روز بروز وضاحت سے ظاہر ہوتا جارہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کی بناء پر ہی بیان کیا گیا۔

مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ احمدیت کی خیریت کی اطلاع

جاپان کے احمدی قیدیوں کیلئے درخواست دعا

عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کا خط جو بذریعہ ہوائی ڈاک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسان سے اب ہماری واپسی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے عرض کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اور اپنے فضل سے ہر ایک قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔ ہم سب احباب دعاؤں کے بہت ہی محتاج ہیں۔ اور درخواست ہے۔ کہ حضور ہم جاپانی قیدیوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجھے پرسوں ملے تھے۔ وہ بالکل خیریت سے ہیں اور خوش ہیں انہوں نے دوران قید میں ہم لوگوں کی بہت مدد کپڑوں اور نقدی کی صورت میں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب جماعت جو میرے ساتھ ہیں بالکل خیریت سے ہیں۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب دمشق میں

دمشق سے ۲۸ ستمبر کا حسب ذیل تار اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان جماعت احمدیہ کے ممبروں سے ملنے کے لئے یہاں پہنچے۔ یہاں کے اخبارات ان کی سابق سرگرمیوں کو فلسطین میں عرب حقوق کے تحفظ سے متعلق بیان کر رہے ہیں۔

چندہ ترجمۃ القرآن کی آخری میعاد

تحریک جدید کے جہاد کبیر کا ہر وہ مجاہد جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کی سعادت کا فخر رکھتا ہے۔ اسے سمجھنا چاہیئے کہ ترجمۃ القرآن کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر اور تحریک جدید کے گیارھویں سال یا دفتر دوم کے سال اول کے چندے ادا کرنے کی آخری مدت ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء قریب آگئی ہے آئندہ آنے والی قربانیوں میں وہی شامل ہوگا۔ جو گذشتہ قربانیوں میں حصہ لیتا رہا ہو۔ پس آخری میعاد کے آنے سے پہلے پہلے آپ اپنے عہد کو پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع پر آنے سے قبل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ہندوستان میں رہنے والے تمام احمدی نوجوان جنکی عمر ۱۵ سال سے ۴۰ تک ہو۔ لازمی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن بنیں۔ سالانہ اجتماع پر آنے والے نمائندگان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اجتماع پر آنے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ ان کے ہاں کوئی ایسا احمدی نوجوان تو باقی نہیں۔ جو مجلس کا رکنیت فارم باقاعدہ پر کر کے مجلس میں شامل نہ ہوا ہو۔ اگر آپ کی جماعت میں کوئی ایسا نوجوان موجود ہو جس کا رکنیت فارم پر نہیں ہوا تو اب بلا تاخیر پر کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ اجتماع کے موقع پر جب آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ کیا آپ کے ہاں تمام قابل تجنید خدام کی تجنید ہو چکی ہے اور رکنیت فارم پر ہو کر مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ تو آپ مثبت میں جواب دے سکیں۔

خاکسار ظہور احمد مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ

تعلیم القرآن کلاس کے امتحان کا نتیجہ

"تعلیم القرآن" کلاس میں شریک ہونے والے اصحاب کے امتحان کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔ یہ امتحان ۲۲ ستمبر کو ہوا۔ اور بوجہ اس کے کہ اس تاریخ سے قبل بعض اصحاب کی رخصتیں ختم ہو چکی تھیں۔ اور بعض ضعیف العمر اصحاب مسلسل دو اڑھائی گھنٹے تحریر کے کام سے معذور تھے۔ اس میں شامل ہونیوالوں کی کل تعداد ۵۳ تھی۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ نتیجہ امتحان کے معیار کے لحاظ سے بہت ہی اچھا رہا۔ قرآن کریم کے امتحان میں کامیاب ہونیوالوں کی تعداد ۴۹ ہے۔ اور صرف ونحو کے امتحان میں پاس ہونیوالوں کی تعداد ۳۳ (صرف ونحو کی کلاس میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ۴۹ تھی) ذیل میں کامیاب اصحاب کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

عبدالسلام اختر ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی

قرآن کریم

۱۔ عبدالرحمٰن صاحب انبالہ۔
۲۔ غلام محمد صاحب ضلع شاہپور
۳۔ محمد عثمان صاحب حیدرآبادی۔
۴۔ حکیم مسیح اللہ صاحب
۵۔ حکیم عبدالصمد صاحب
۶۔ سید صادق علی صاحب
۷۔ عبدالرشید صاحب
۸۔ غلام رسول صاحب
۹۔ ماسٹر محمد دین صاحب
۱۰۔ محمد شریف صاحب ملتان
۱۱۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۲۔ بابو فقیر علی صاحب
۱۳۔ ملک عبدالغنی صاحب
۱۴۔ جلال الدین صاحب
۱۵۔ عثمان علی صاحب
۱۶۔ ملک الطاف الربانی صاحب
۱۷۔ اللہ بخش صاحب سرگودھا۔
۱۸۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب
۱۹۔ چوہدری شکر الدین صاحب
۲۰۔ ملک جلال الدین صاحب
۲۱۔ مستری شریف احمد صاحب
۲۲۔ چوہدری عبدالسمیع صاحب خادم
۲۳۔ قاضی محمد شریف صاحب
۲۴۔ جمعدار محمد عبداللہ صاحب
۲۵۔ مرزا محمد فاضل صاحب
۲۶۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۲۷۔ ملک شیر بہادر خان صاحب
۲۸۔ محمد یوسف صاحب
۲۹۔ عزیز احمد صاحب
۳۰۔ بابا محمد بخش صاحب
۳۱۔ بابا محمد ابراہیم صاحب
۳۲۔ سراج الدین صاحب
۳۳۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۳۴۔ محمد بدیع الزمان صاحب
۳۵۔ نبی احمد صاحب
۳۶۔ رشید احمد صاحب محمود
۳۷۔ فیض محمد صاحب
۳۸۔ بابو محمد افضل صاحب
۳۹۔ فضل احمد صاحب سرگودھا
۴۰۔ ڈاکٹر ایم۔ اے عامر صاحب
۴۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی
۴۲۔ محمد رفیق صاحب
۴۳۔ ماسٹر عطا محمد صاحب
۴۴۔ قاضی عزیز احمد صاحب ناصر
۴۵۔ مشتاق احمد صاحب ظہیر
۴۶۔ راجہ بشیر احمد صاحب
۴۷۔ ناصر احمد صاحب سیالکوٹی
۴۸۔ قاضی محمد سعد اللہ صاحب
۴۹۔ فضل کریم صاحب

صرف ونحو

۱۔ رشید احمد صاحب محمود
۲۔ ملک جلال الدین صاحب
۳۔ ملک الطاف الربانی صاحب
۴۔ مرزا محمد شریف صاحب بیگ
۵۔ ملک شیر بہادر صاحب
۶۔ ماسٹر محمد دین صاحب
۷۔ مرزا محمد فاضل صاحب
۸۔ عثمان علی صاحب
۹۔ قاضی محمد شریف صاحب
۱۰۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۱۔ مولوی جلال الدین صاحب
۱۲۔ سید سلیم صاحب
۱۳۔ عبدالرحمٰن خان صاحب
۱۴۔ عطا محمد صاحب
۱۵۔ ڈاکٹر ایم۔ اے عامر صاحب
۱۶۔ جمعدار محمد [illegible]
۱۷۔ مشتاق احمد صاحب
۱۸۔ غلام رسول صاحب
۱۹۔ فقیر علی صاحب
۲۰۔ محمد رفیق صاحب
۲۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
۲۲۔ بشیر احمد صاحب
۲۳۔ محمد عثمان صاحب
۲۴۔ غلام احمد صاحب
۲۵۔ غلام محمد صاحب
۲۶۔ محمد یوسف صاحب
۲۷۔ ہدایت اللہ صاحب
۲۸۔ نبی احمد صاحب
۲۹۔ فضل کریم صاحب
۳۰۔ اللہ بخش صاحب
۳۱۔ عزیز احمد صاحب
۳۲۔ فضل احمد صاحب
۳۳۔ فیض محمد صاحب

درخواست دعا

ثریا بیگم صاحبہ بنت چوہدری شمشاد علی خان صاحب مرحوم بس (B.U.S) سے گرنے کی وجہ سے سخت مجروح ہو گئی ہیں۔ کولہے کی دو ہڈیاں کا (Fracture) فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نے چھ ہفتہ آرام کرنے کے لئے کہا ہے۔

151

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ اہم ہدایات

ولائت جانے والے واقفین کو

مندرجہ ذیل ہدایات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چودہری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے واقف زندگی کو ۲۹؍۹؍۴۵ کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیں۔ جبکہ چودہری صاحب ولائت کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔

(۱) اللہ پر توکل کرتے ہوئے جاؤ۔ اس پر ایمان کو مضبوط کرو۔ اور اس کی محبت کو بڑھاتے رہو۔ یہاں تک کہ دل کی آنکھوں۔ دماغ کی آنکھوں اور ماتھے کی آنکھوں سے وہ نظر آنے لگے۔ اور دل و دماغ اور بیرونی کانوں سے اس کی آواز سنائی دینے لگے۔

(۲) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے خادم ہیں۔ خادم کو آقا سے جدا نہ سمجھو۔ مگر آقا کو آقا کا اور خادم کو خادم کا مقام دو۔ اور دونوں کی محبت میں سرشار رہو۔

(۳) خدا تعالےٰ نے ہمیں خلیفہ ہی نہیں بنایا بلکہ اس زمانہ میں خدمت اسلام کا کام خاص طور پر ہمارے سپرد کیا ہے۔ اور اسلام کی ترقی ہم سے وابستہ کی ہے۔ اس لئے ہمارا مقام عام خلافت سے بالا ہے۔ ہمارا کام خدا تعالےٰ کے خاص ہاتھ میں ہے۔ ہماری ذاتی عظمت کوئی نہیں نہ ہم اپنے لئے کوئی خاص عزت چاہتے ہیں۔ مگر ہم اللہ تعالےٰ کی تلوار ہیں۔ جو ہمارے سایہ میں لڑتا ہے۔ وہ اپنے لئے جنت کا دروازہ کھولتا ہے۔ جو ہم سے ایک انچ بھی دور ہٹتا ہے وہ اسلام سے دشمنی کرتا ہے۔ اور اس کی ترقی میں روک ڈالتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر رحم کرے اور ہدایت بخشے۔ خدا تعالےٰ نے کہا٭ کہ اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہونچے گا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ خود اس کا وجود پیش کرنا بھی اس وقت اسلام کی ترقی کے لئے مفید ہے۔

(۴) نمازوں کی پابندی۔ دعاؤں پر زور کو اپنا شعار بناؤ۔

(۵) اطاعت خواہ کوئی افسر ہو۔ ایمان کا جزو ہے۔ خود افسر ہو۔ تو نیک سلوک کرو۔ دوسرا افسر ہو۔ تو اس کا اس قدر اعزاز اور احترام کرو۔ کہ دیکھنے والے بغیر کہنے کے اس کا اعزاز کرنے لگیں۔ اسلام کی روح کو ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں زندہ رکھنے اور وسیع کرنے کی کوشش کرو۔

٭ اشتہار ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی درباره مصلح موعود ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے . . . "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

مندرجہ ذیل ہدایات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی واقف زندگی کو ۲۹ ستمبر ۱۹۴۵ء اپنے ہاتھ سے لکھ کر عطا کیں۔ جبکہ چودہری صاحب موصوف تعلیم کے لئے ولائت کو روانہ ہونے والے تھے۔

(۱) اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھیں۔ اور اس پر توکل کا ملکہ پیدا کریں۔

(۲) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذاتی تعلق اور کمال محبت

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو نہ بھولیں۔

(۴) امام وقت و خلیفہ وقت کی اطاعت اور اس سے ذاتی تعلق روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(۵) ہر واقف اور مجاہد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو سلسلہ کا ستون سمجھے اور اپنے آپ کو سلسلہ کی روایات کے قیام کا ذمہ وار قرار دے۔ اس کے بغیر وقف کی نہ غرض پوری ہوتی ہے۔ اور نہ روایات میں تسلسل پیدا ہوتا ہے جو ضروری ہے۔

(۶) یاد رکھیں کہ کام اور محنت سے کام اور عقل سے کام کرنا اہم ترین فریضہ ہے۔

(۷) علم کو وسیع کرو۔

خاکسار عبد الحمید آصف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ

صحیح تفسیر قرآن کریم کے معیار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم پر لاکھوں احسان ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے خدا تعالےٰ کے الہام اور کلام قرآن مجید کو نہائت آسان اور عام فہم کر دیا۔ اور اس کی تفسیر کے کئی طریقے بیان فرمائے۔ ان میں سے چند ایک تحریر کئے جاتے ہیں۔ حضور اپنی کتاب برکات الدعاء ۱۶ پر فرماتے ہیں۔

سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہائت توجہ سے یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں۔ جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے۔ جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے۔ جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں۔ تو ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کے دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جائیں۔ تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ معنے بالکل باطل ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن شریف میں اختلاف ہو۔ اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے۔ کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصدق ہو۔

دوسرا معیار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار صحابہ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نوروں کو حاصل کرنے والے علم نبوت کے پہلے وارث تھے۔ اور خدا تعالےٰ کا ان پر بڑا فضل تھا۔ اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔ کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں۔ جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور سونگھ لیتا ہے۔ اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے۔ اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو۔ اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو۔ جس میں انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں۔ تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر القرآن نہ بن بیٹھے۔ ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی۔ جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ من فسر القرآن برائہ فاصاب فقد اخطا۔ یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی۔ اور اپنے خیال میں اچھی کی۔ تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں۔ ہاں موجب زیادہ بصیرت بے شک ہے۔ بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے جسمانی سلسلہ ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار۔ وحی ولائت اور مکاشفات محدثین ہیں اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے۔ کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے۔ اور بغیر نبوت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں٭

٭ اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس پر وہ سب امور بطور انعام و اکرام کے وارد ہوتے ہیں۔ جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔ سو اس کا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے۔ اور سن کر ...

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رؤیا

اور

مسٹر مارسین

مسٹر چرچل کی شخصیت

سالِ رواں کے اپریل۔ مئی کے مہینوں میں انگلستان میں مسٹر چرچل کا طوطی بول رہا تھا۔ سلطنت برطانیہ اپنے اس جنگی لیڈر کی احسان مند اور رہین منت تھی۔ اور انگلستان ان کے متعلق جذبات تشکر سے معمور تھا۔ انگریز قوم کے یہی وہ ہیرو تھے جنہوں نے ڈنکرک کی اس خوفناک شکست کے بعد اور ایسی حالت میں جبکہ انگلستان ہٹلر کے حملہ کی قطعاً تاب نہ لا سکتا تھا۔ انگلستان کی لاج رکھ لی تھی۔ انہوں نے ہی قوم کو اپنی معرکۃ الآرا۔ تقاریر اور غیر متزلزل اور بلند ارادوں سے مایوسی اور بے بسی کی حالت سے نکالا۔ اور اپنی حکمت عملی اور بلند ہمتی اور پختہ عزائم سے لوگوں میں قربانی کی صحیح روح قائم رکھی۔ اور نہایت مایوس کن حالات کے باوجود انگلستان کی یقینی شکست کو شاندار فتح سے بدل دیا تھا۔

حضرت امیر المومنین کا رؤیا

انگلستان مسٹر چرچل کی فتوحات اور کارناموں سے گونج ہی رہا تھا۔ اور انگریز ان کے متعلق شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہی تھے کہ یکم مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک رویاء دیکھا (جو ۴ مئی کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا اور ۱۱ مئی کے روزنامہ الفضل میں چھپا) کہ جنگ در اصل بند نہیں ہوئی بلکہ انگلستان میں بھی بہت کچھ رد و بدل اور اتار چڑھاؤ کا زمانہ آ رہا ہے۔ اور جس طرح آتش فشاں علاقہ میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی رد و بدل ہونے والا ہے۔ اور ان تغیرات۔ فسادات اختلافات اور مناقشات کے زمانہ میں مارسین نامی انگریز کو (جس کا یہ دعویٰ ہے کہ چالیس سال تک ان سے زیادہ اچھا کام کرنے والا آدمی پیدا نہ ہوگا۔) انگلستان میں بہترین کام کرنے کا موقع ملے گا۔ مارسین نامی ایک انگریز انگلستان کی کولیشن گورنمنٹ کے ممبر تو تھے۔ لیکن مسٹر چرچل اپنی کیبنٹ میں مختار کل کا درجہ رکھتے تھے۔ اور سب پر اپنی مسلمہ قابلیت کی وجہ سے چھائے ہوئے تھے۔ وہی قدامت پسند پارٹی کے لیڈر تھے۔ جو برسر اقتدار تھی۔ اور اس پارٹی کے ممبروں کے سوا بظاہر کسی کو کام کرنے کا موقع ملنا امر محال تھا۔

اس وقت تک مسٹر مارسین کا کوئی کام منصۂ شہود پر نہ آیا تھا کہ کارہائے نمایاں کی وجہ سے ان کا نام زبان زد خلائق ہوتا۔ کیبنٹ کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے انگلستان کی پبلک ان سے آشنا ہو سکتی تھی۔ لیکن عام ہندوستانیوں کو زیادہ سے زیادہ ان کے نام سے ہی واقفیت تھی۔ وہ مذہبی آدمی بھی نہ تھے۔ کہ ہماری جماعت کے مقدس امام کو ان سے مذہبی لگاؤ ہی ہوتا۔ سیاسی لحاظ سے ہماری جماعت کو ان سے کوئی کام نہ پڑا تھا۔ اخباری لحاظ سے حضور کو ان کے متعلق کوئی خاص معلومات حاصل نہ تھیں۔ الغرض حضور کو ان سے کوئی ذاتی لگاؤ نہ تھا۔ حتیٰ کہ جب حضور ۱۹۲۴ء میں انگلستان میں بعض ملکی اور سیاسی سرگردہ لیڈروں سے ملے اور اس وقت ان کی حیثیت اس قدر معمولی اور غیر معروف تھی کہ ان کو ملنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ حضور ان کو جانتے ہی نہ تھے۔ لیکن

مسٹر مارسین

لیبر پارٹی کے یہ ممبر جن سے حضور کو کبھی کسی قسم کا واسطہ نہ پڑا تھا۔ جن کی پارٹی برسر اقتدار بھی نہ تھی۔ نہ آنے کی کوئی امید تھی۔ اور نہ ہی اس وقت تک اخبارات میں کبھی اس قسم کا چرچا ہوا تھا۔ جس سے انگلستان کی سیاسی پارٹیوں کے افتراق اور مناقشت کا علم ہوتا اور اس کی کامیابی کے امکان پر غور ہو سکتا۔ اس لیبر پارٹی کے یہ مسٹر مارسین جن کا خیال حضور کے Sub. Conscious دماغ میں بھی موجود نہ تھا جن کا علم النفس اور خوابوں کے فلسفہ کے مطابق حضور کی خواب کا محرک ہونا ناممکن تھا۔ حضور کو ڈلہوزی میں یکم مئی کی رات کو خواب میں نظر آئے۔

مسٹر مارسین کو قبل از وقت رؤیا کی اطلاع

حضور کو اس خواب کے من جانب اللہ ہونے کا پورا پورا یقین تھا۔ اور اس بات پر ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ غیب سے خارق عادت طور پر اس رویا کے مطابق پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیگا۔ اور عنقریب کوئی نہ کوئی ایسا غیر معمولی واقعہ ہوگا۔ کہ یہ نسبتاً غیر معروف مسٹر مارسین عرف اور شہرت کی پہلی صف میں آجائینگے۔ حضور کا یہ رویا روزنامہ الفضل اور ہفتہ وار سن رائز انگریزی اخبار میں شائع ہوا۔ اور ہندوستان کے علاوہ انگلستان بلکہ خود مسٹر مارسین تک پہنچانے کے لئے بھی قدرت نے فوراً ہی سامان پیدا کر دیئے۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اتفاقاً ان دنوں لندن تشریف لے جا رہے تھے۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی گئی۔ کہ مسٹر مارسین کو یہ رویا پہنچانے کا انتظام کریں۔ چنانچہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لندن نے حسب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یہ رویاء ۲۳ مئی کو ایک مفصل خط لکھ کر مسٹر مارسین تک پہنچا دیا۔ مکرم شمس صاحب نے اپنے اس انگریزی مکتوب میں مسٹر مارسین کو جماعت احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ضروری تعارفی معلومات بھی بہم پہنچائیں۔ کیونکہ مسٹر مارسین کو جماعت احمدیہ اور ان کے متعلق رویاء دیکھنے والے حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق مطلقاً کوئی علم نہ تھا۔ (ان کی یہ لاعلمی اس رویاء کے الٰہی ہونے کی خود ایک بہت بڑی دلیل ہے) متعلقہ ضروری کوائف درج کرنے کے بعد جناب شمس صاحب نے مسٹر مارسین کو لکھا۔

حضور نے اپنے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی ہے۔ کہ جنگ جو بظاہر اب ختم ہو رہی ہے۔ اس کو ختم نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اس جنگ کے نتائج میں بعض اور ایسی باتیں پیدا ہونے والی ہیں۔ جن کی وجہ سے شورش اور جھگڑے۔ اختلافات اور مناقشات کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ جھگڑے اور فسادات انگلستان سے باہر رونما ہونگے بلکہ خود انگلستان میں بھی مناقشات اور اختلافات کا دروازہ زیادہ وسیع ہو جائیگا۔ مگر ساتھ ہی اس میں یہ خبر بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ انگلستان ان جھگڑوں اور فسادات کے نتیجہ میں تباہ نہیں ہوگا۔ بلکہ برطانیہ کا ایک سیاست دان (مسٹر مارسین) ان ناسا‏عد حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیگا۔

زیر نظر مکتوب میں جناب شمس صاحب نے حضور کے گزشتہ بعض رویاء اور پیشگوئیاں (جو اس سے پہلے اپنے وقت پر نہایت عمدگی اور صفائی سے پوری ہو چکی ہیں۔ اور جن سے ایک زندہ خدا اور زندہ مذہب کا ثبوت ملنے کے علاوہ حضور سے اللہ تعالیٰ کا خاص تعلق ظاہر ہوتا ہے۔) درج کر کے حق تبلیغ ادا کیا اور مسٹر مارسین کو یہ بھی لکھا کہ "اس خواب کے منشا کے مطابق اگر خدا تعالیٰ انگلستان کے متعلق اپنی مرضی پورا کرانے کے لئے آپ کو ہی ذریعہ بنائے اور آپ کو اپنے ملک بلکہ ساری دنیا کی بہترین خدمت کرنے کا موقع دے تو دعا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی رحمت نہ کہ اس کی ناراضگی و زحمت کی علامت ثابت ہوں"۔

رویا کے پورے ہونے کے اسباب

حضور کے اس رویا کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اختلافات اور مناقشات کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ مسٹر چرچل اپنی جنگی فتوحات اور کارناموں کے نشہ میں مخمور تھے کہ انہیں معلوم ہوا لیبر پارٹی جو جنگ کے دوران میں ان سے تعاون و اتحاد کر رہی تھی۔ اب جرمنی کی شکست کے بعد زیادہ سے زیادہ موسم بہار تک۔ اور مسٹر مارسین کے اپنے ایک بیان کے مطابق موسم خزاں تک کولیشن میں شامل رہنے کو تیار ہے۔ مسٹر چرچل کو اپنی طاقت کا گھمنڈ تھا۔ اور انہیں امید نہیں بلکہ یقین تھا کہ ان کی ہیرو پرست قوم جوان کو ایک بےمثال شہرت اور عزت۔ وکیمرام رفعت تک پہنچا چکی ہے۔ ان کا مستقل ساتھ دیگی۔ اس لئے انہیں کسی مخالف پارٹی کے تعاون کی قطعاً کوئی احتیاج نہیں تھی۔ وہ اپنی طرف سے پوری قوت اور طاقت و استقامت سے وزارت عظمیٰ کی گدی پر متمکن تھے۔ اور کولیشن گورنمنٹ کو غیر معین عرصہ تک جاری رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ وہ لیبر پارٹی کو اپنی کمتری اور اقلیت کا پورا پورا احساس بلکہ اعتراف تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

102

اور وہ مستقبل قریب میں الیکشن لڑانے کے لئے قطعاً تیار نہ تھی۔ اور جیسا کہ لیبر کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے ایک دعوت کے موقع پر جناب چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب سے ۱۹ فروری کو ذکر کیا تھا۔ انہیں "محض اکثریت حاصل کرنے کی بھی امید نہ تھی"۔ اس لئے وہ عام انتخابات کو کم از کم اس وقت تک ملتوی رکھنا چاہتے تھے۔ جب تک کہ فوجی مرد اور عورتیں انگلستان نہ پہنچ جائیں۔ لیکن مسٹر چرچل نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر انہیں یکایک یہ چیلنج دے کر کہ "یا تو جاپان کی جنگ کے خاتمہ تک کولیشن میں رہنا منظور کرو۔ یا انتخابات کا سامنا کرو"۔ بقول مسٹر مارلیسن "ششدر کر دیا" اور انہیں چاروناچار مسٹر چرچل کا چیلنج منظور کرنا پڑا۔

لیبر پارٹی کو غیر معمولی کامیابی

اسوقت لیبر پارٹی کی پوزیشن نہایت نازک تھی اور کنزرویٹو پارٹی مسٹر چرچل کی قابل رشک شخصیت سے جو انہیں جنگ میں فتح حاصل ہونیکی وجہ سے حاصل ہو چکی تھی فائدہ اٹھانا چاہتی تھی۔ بہر حال عام انتخابات کے لئے ۵ جولائی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ اور مسٹر مارلیسن نے لیبر پارٹی کی انتخابی کمیٹی کا صدر ہونے کی حیثیت سے ملک کے سامنے لیبر پارٹی کا پروگرام رکھ کر انتخابی مہم کا آغاز کر دیا۔ الیکشن کا بخار تیز ہو گیا۔ اس سلسلہ میں مسٹر چرچل جہاں کہیں جاتے۔ لوگ ان کا شاندار استقبال کرتے۔ حتیٰ کہ جب ایک مرتبہ آپ نے لندن کا دورہ کیا۔ تو تقریباً دس لاکھ اشخاص پچیس میل لمبی قطار میں جمع تھے۔ اس اثناء میں مسٹر چرچل تین عظماء کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے فرانس بھی تشریف لے گئے۔ لیکن انہیں وہاں انتخابی معاملات سے واقف رکھنے کا پورا پورا انتظام کر دیا گیا۔ مسٹر چرچل اپنے موجودہ عہدہ پر فائز رہنے کے لئے پورے انہماک اور دلچسپی سے کام لے رہے تھے۔ اور ان کی پارٹی اپنی سیاسی برتری قائم رکھنے کے لئے انتہائی جدوجہد کرنے میں مصروف تھی۔ اور انگلستان کے اخبارات کے تقریباً تمام اندازے اس بات پر متفق تھے۔ کہ "کثرت قدامت پسندوں کی ہی ہو گی"۔ لیکن خداتعالے کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ ایسی پارٹی کو برسر اقتدار لانا چاہتا تھا۔ جس میں مسٹر مارلیسن کو کوئی خاص پوزیشن حاصل ہو۔ تاکہ وہ متذکرۃ الصدر رویاء کے مقاصد کو پورا کر سکے۔ لیبر پارٹی بھی اپنی سیاسی حیات کے لئے برابر کوشاں تھی

اور اپنے پروگرام کو زیادہ واضح اور مقبول عام بنانے کی تگ و دو کے سلسلہ میں اس کے بعض سرکردہ ممبروں نے دبے الفاظ میں کہیں کہیں یہ کہنا بھی شروع کر دیا۔ کہ "اگر ہمیں اکثریت حاصل ہو گئی۔ تو ہم انڈیا آفس کو بھی بند کر دیں گے"۔ لیکن اخبارات میں ۲۵ جولائی کی شام بلکہ بقول جناب چودھری صاحب "۲۶ کی صبح تک اسی رائے کا اظہار ہوتا رہا۔ کہ کثرت قدامت پسندوں کی ہو گی۔ گو اس امکان کا بھی قیاس تھا۔ کہ لیبر اور لبرل ملا کر شاید کثرت حاصل کر لیں۔ لیکن جس طرف بھی کثرت ہو گی۔ چند آراء کی ہو گی"۔ چنانچہ اخبار مانچسٹر گارڈین نے بھی یہی لکھا۔ کہ "یہ وہ الیکشن نہیں۔ جو ٹوری انگلستان کو جنبش دے۔ تاہم لیبر کو کچھ سیٹیں مل جائینگی۔ اور اگر حالات نے پلٹا کھایا۔ تو ممکن ہے لبرل اور لیبر پارٹی کو اس قدر اکثریت حاصل ہو جائے کہ وہ بائیں بازو کی حکومت قائم کر سکیں"۔

پیشگوئی کے وہ حصے جو پورے ہوئے

لیکن قدرت کے ہاتھ نے کچھ ایسی کایا پلٹی کہ اس الیکشن کے نتیجہ نے تمام اندازے غلط ثابت کر دیئے۔ اور لیبر پارٹی کو جسے محض اکثریت کی بھی امید نہ تھی۔ غیر متوقع طور پر نہایت غیر معمولی طور پر بے مثال اور شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔ جس کی خود مسٹر مارلیسن نے اس گفتگو کے دوران میں جو ان کی جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب اور جناب شمس صاحب سے حضور کے رویاء کے متعلق ہوئی اپنی پارٹی کی اس کامیابی کو غیر معمولی واقعہ قرار دے کر اس کے خارق عادت ہونے کی تصدیق کی۔ الغرض قدامت پسند پارٹی جو سالہا سال سے برسر اقتدار چلی آ رہی تھی۔ میدان عمل سے پیچھے ہٹ گئی۔ نہیں بلکہ پیچھے ہٹا دی گئی۔ تا خداتعالے کے ایک محبوب بندہ کی یہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ "انگلستان میں ردوبدل اور اتار چڑھاؤ کا زمانہ آ رہا ہے"۔ اخبارات نے اس "سیاسی انقلاب" کو "زلزلہ" سے تشبیہ دی۔ تا رویاء کے الفاظ کی یہ تعبیر بھی پوری ہو۔ کہ "جس طرح آتش فشاں علاقے میں "زلزلے" آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ ہو گا"۔ دنیا کی حیرت و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی حتیٰ کہ ٹائمز اخبار نے لکھا کہ "انگلستان کی ساری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کہ ملک کسی لیڈر کی فتوحات اور کارناموں سے گونج ہی

رہا ہو۔ کہ قوم نے اس لیڈر کو کام سے ہٹا دیا ہو"۔ روئے زمین کے تمام اخبارات نے اس انقلاب کے برپا ہونے پر حیرانگی کا اظہار کیا۔ اور اس کو دنیا کا ایک غیر معمولی واقعہ قرار دیا۔ (سوائے اخبار "پیغام صلح" اور "اہلحدیث" کے)

مسٹر مارلیسن کی شخصیت

الغرض لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی۔ اور اس کے ساتھ بقول اخبار ٹائمز مسٹر مارلیسن بھی کہ "جو اپنی پارٹی کے غالباً قابل ترین اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین جو لیبر پارٹی کی انتخابی مہم کمیٹی کے صدر رہے۔ اور جنہوں نے خود وہ پروگرام مرتب کیا تھا جو ملک کے سامنے پیش کیا گیا"۔ اور وہی مسٹر مارلیسن جنہیں کولیشن منسٹری میں کوئی قابل ذکر کام کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اور جن کی شخصیت اور قابلیت اس وقت تک عام طور پر ظاہر نہ ہوئی تھی۔ انہیں اپنی غیر معمولی قابلیت اور استعدادوں کا مظاہرہ کرنے کے امکانات (قدرت کی طرف سے پیشگوئی کے مطابق) میسر آ گئے۔ چنانچہ وہی نسبتاً غیر معروف مسٹر مارلیسن۔ لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل اور ہاؤس آف کامنز کے لیڈر مقرر ہوئے۔ اور نئے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کے ہر معاملہ میں ہاتھ بٹانا ان کا کام مقرر ہوا۔ رویاء کے مفہوم کے مطابق مسٹر مارلیسن کو خود اس بات کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ انگلستان کی قابل ترین شخصیت ثابت ہوں گے۔ چنانچہ اب ان کی قابلیت باقاعدہ طور پر محسوس کی جانے لگی ہے۔ اور لیبر پارٹی کے برسر اقتدار آتے ہی اخبارات نے یہ لکھنا شروع کر دیا ہے۔ کہ مسٹر مارلیسن کو وزیر اعظم مقرر کرنا چاہیئے۔ لیکن غالباً اپنی پارٹی کو انتشار سے محفوظ رکھنے کے لئے یا کسی اور وجہ سے مسٹر مارلیسن سردست مسٹر اٹیلی کی نیابت کے فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔ مگر اس میں کلام نہیں کہ مسٹر مارلیسن ہی اپنی پارٹی کے روح رواں ہیں۔ خود ان کا ایک مضمون جو حال ہی میں اخبار "ہندو" مدراس میں چھپا۔ اور جس کا ترجمہ "الفضل" میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس سے بھی ان کی منفردانہ اور ممتاز حیثیت کا پتہ چلتا ہے۔ اور آئے دن ان کے وزیر اعظم بننے کے امکانات پر اظہار رائے ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ ۲۷ ستمبر کے اخبار پرتاپ میں لندن سے آمدہ یہ خبر شائع ہوئی

ہے۔ کہ "مسٹر اٹیلی آئندہ اپریل تک وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائینگے۔ اور آپ کی جگہ مسٹر مارلیسن وزیر اعظم بنیں گے"۔ مسٹر مارلیسن وزیر اعظم بنیں یا نہ بنیں۔ بہر حال وہ لیبر گورنمنٹ کے ایک ممتاز اور قابل ترین رکن ہیں۔ اور اگر ان کا موجودہ عہدہ اس کام کے لئے کافی نہ ہوا۔ جس کے متعلق خداتعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی ہے۔ تو وہ وزیر اعظم بھی بن کر رہینگے۔

قارئین نے دیکھ لیا۔ کہ انگلستان کے سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ اور مسٹر مارلیسن کے برسر اقتدار آنے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا رؤیا کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔ صدقت کلمات ربی۔ ان وعد ربی لحق

پریشان کن حالات

پیشگوئی کے مطابق انگلستان کے باہر بھی ان اختلافات اور مناقشات کا مظاہرہ ہونا ضروری تھا۔ تا پیشگوئی اپنی پوری تفصیل کے ساتھ پوری ہو۔ اور خدا کے بندوں پر اتمام حجت ہو سکے۔ چنانچہ اس کے آثار بھی نمایاں طور پر ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ جنگ کے بعد کے کئی مسائل پریشان کن صورت اختیار کر رہے ہیں۔ لیبر گورنمنٹ کے برسر اقتدار آنے پر جو توقعات ان سے وابستہ تھیں۔ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ روس و برطانیہ کے تعلقات لیبر پارٹی کے فتحیاب ہونے پر بہتر ہو جائیں گے۔ لیکن اس کے برعکس غالباً اب یہ بدتر ہو گئے ہیں۔ پوٹسڈم کانفرنس اور سان فرانسسکو کانفرنس میں طے شدہ امور ابھی تک معرض التواء میں پڑے ہیں۔ پانچ عظماء وزراء خارجہ کا لندنی اجلاس بھی اختلافی مسائل اور سیاسی گتھیوں کو سلجھا نہیں سکا۔ اور بقول اخبار "ڈیلی ہیرالڈ" وزرائے خارجہ کی یہ کونسل بھی بذات خود "میدان جنگ بنی رہی"۔ صلح کے بعد انگلستان اور روس کے تعلقات میں خاصہ خلا پیدا ہو چکا ہے۔ اور اتحادی ممالک کے مابین حضور کے رویاء کے مطابق "اختلافات کا دروازہ وسیع ہو چکا ہے"۔ شاید کہ ان نامساعد اور تشویشناک حالات میں مسٹر مارلیسن کو اپنی قابلیت کا جوہر دکھانے کا اور زیادہ موقع ملنا ہو۔ تا پیشگوئی کے ان حصوں کی تکمیل ہو۔ جو مسٹر مارلیسن کی ذات سے وابستہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کاش اہل بصیرت رؤیا کے تمام حصوں کی تفصیل اور ایمان ... [illegible] (خاکسار ... [illegible])

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری سے ایک اہم مطالبہ

اخبار "پیغام صلح" ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء میں شیخ عبدالرحمٰن مصری کا ایک مضمون زیر عنوان حضرت مولوی محمد علی صاحب کا مقام الخ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بعض احادیث یاد کر کے انہیں جناب مولوی محمد علی صاحب اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں کر کے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ایک ایسے مرد منصور ہیں۔ جن کے متعلق پہلے سے احادیث میں پیشگوئی موجود ہے۔ اور ان کے بالمقابل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک ایسے خلیفہ ہیں جن میں (نعوذ باللہ) خیر کی نسبت شر زیادہ ہے۔ اور ان کی خلافت خلافت حقہ نہیں۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:-

"تین احادیث ہیں جو نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۲۴۳ و ۲۴۴ میں نقل کی ہیں۔ اگرچہ حضرت مولوی صاحب کی ذات سے تعلق رکھنے والی صرف تیسری حدیث ہی ہے۔ لیکن اس کی حقیقت کو کماحقہ سمجھنے کے لئے پہلی دو حدیثوں کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔"

لیکن آگے چل کر احادیث بیان کرتے ہوئے لکھدیا ہے کہ "دوسری اور تیسری حدیث کا مضمون یہ ہے۔" اور پھر اس کے آگے جو مضمون درج کیا ہے۔ اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ تیسری حدیث کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ لہذا شیخ صاحب سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ وہ تیسری حدیث جو بقول ان کے "حضرت مولوی صاحب کی ذات سے تعلق رکھنے والی" ہے۔ اس کے اصل الفاظ مع سند و حوالہ کتاب حدیث پیش کریں تا اس پر غور کیا جا سکے۔

اصل الفاظ سے مراد وہ عربی الفاظ ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلے نہ کہ ان کا ترجمہ۔ اور سند سے مراد وہ پورا سلسلہ رواۃ ہے جن سے یہ مروی ہے۔ اور کتاب حدیث سے مراد وہ اصل مأخذ ہے۔ جس سے نواب صدیق حسن خان صاحب نے حجج الکرامہ میں یہ روایت نقل کی ہے

خاکسار:- ظفر محمد مولوی فاضل (جامعہ)

چندہ منارۃ المسیح ھال کی یاد دہانی

منارۃ المسیحؑ ہال کے لئے دو لاکھ روپے جمع کئے جانے کی تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان فیض ترجمان سے ایسے قبولیت کے وقت میں کی گئی تھی کہ اسی وقت آن واحد میں مخلصین کی ایک محدود سی تعداد نے اس تحریک کے وعدوں اور نقد رقوم کی میزان دو لاکھ سے اوپر تک پہنچا دی۔ جس سے امید کی جاتی تھی کہ احباب بغیر کسی یاد دہانی کے جلد ہی اس رقم کا بیشتر حصہ ادا کر دیں گے۔ لیکن عرصہ چھ ماہ گزر جانے پر دیکھا گیا ہے کہ اس مد میں جس قدر وصولی اس عرصہ میں ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی نسبت بہت کم ہوئی ہے۔ جس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ بعض احباب نے ابھی تک اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کی جاتی ہے کہ احباب اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد عدۃ المؤمن کاخذ الکف میں مومن کی یہ خصوصیت فرمائی ہے کہ اس کا وعدہ گویا دم نقد چیز ہاتھ میں آجانے کے برابر ہوتا ہے۔ وہ حقیقتاً اس صفت کے مصداق ہیں۔ اور اگر کسی وجہ سے وہ اب تک ادا نہیں کر سکے۔ تو آئندہ جس صورت میں اور جس قدر عرصہ میں وہ ادا کر سکیں گے۔ اس سے دفتر ہذا میں اطلاع دیدیں۔ تاکہ اس کے مطابق انہیں یاد دہانی کرائی جا سکے (ناظر بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ (مینیجر)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۶۶۳ حکیم شاہ عبدالباری ولد مولوی ضمیر الدین صاحب قوم احمدی پیشہ حکمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ۲۴ برکلنٹ ڈھاکہ سٹی ڈاک خانہ خاص صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۸-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے پاس محض ایک دوکان تھی میں نے وہ دوکان اپنی بیوی کو اس کے مہر کے بدلہ میں دیدی ہے۔ اس وقت میری ماہوار مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ دوکان میں -/۲۰۰ روپے کی ادویہ اور ادوشیال ہوں گی۔ العبد:- حکیم شاہ عبدالباری۔ گواہ شد محمد علی انور گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

۸۶۶۴ منکہ عبدالرشید ولد مولوی عبدالحمید صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن موضع شاہ باز پور ڈاک خانہ ناصر آباد ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ خدا کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب زندہ ہیں اس لئے میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیالیس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد:- عبدالرشید موصی۔ گواہ شد مظفر الدین چودھری ڈھاکہ۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۶۶۰ منکہ عبدالحکیم ٹیلر ماسٹر ولد عبدالباری مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن موضع بنیادوٹ ڈاک خانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۸-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک کانی سکنی زمین برائے مکان قیمتی -/۲۰۰۰ اور میں اس پر مکان بنا رہا ہوں۔ جس پر ایک ہزار روپیہ خرچ کر سکوں گا۔ لہذا کل جائیداد کی قیمت -/۳۰۰۰ روپیہ ہوئی میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ تجارت پر ہے جو کہ اس وقت -/۷۰ روپے ماہوار پیدا ہوجاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبدالحکیم موصی۔ گواہ شد۔ عبدالمالک سکرٹری مال برہمن بڑیہ۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۶۸۲ منکہ واسط علی چودھری ولد ڈنگو چودھری قوم احمدی پیشہ خیاطی ساکن موضع مورائل ڈاک خانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ کانی یعنی بیگہ زرعی زمین واقعہ موضع ساجدا پور قیمتی -/۱۱۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ تجارت پر ہے جو پچاس ساٹھ روپے ماہوار یا اس سے کم و بیش ہوسکتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں

103

کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد واسط علی موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد میر عبد الرزاق گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۵۷۸ منکہ حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف ولد طبیب عبد الحکیم صاحب قوم شیخ فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۵ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ واقع سنور ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی۔ بعد تقسیم جو حصہ مجھے ملے گا میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ۶۸/- روپے ماہوار ہے معہ جنگ الاؤنس و گزارہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف حال اسسٹنٹ منیجر بشیر آباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈو الہ یار بی بی ریلوے ضلع حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد ڈاکٹر ملک مولا بخش جنرل سیکرٹری بشیر آباد اسٹیٹ سندھ گواہ شد علی احمد مولوی فاضل انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۸۱۱ منکہ غلام احمد خان ولد پروفیسر مولوی عبد اللطیف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چٹاگانگ صوبہ بنگال۔ میرے والد صاحب مرحوم کی متروکہ جائیداد جو تاحال ہم ورثاء میں تقسیم نہیں ہوئی بصورت مکانات رہائشی چوک بازار چٹاگانگ میں ہے۔ اس جائیداد کے وارث علاوہ میرے میری دو ہمشیرگان اور دو والدہ صاحبان بھی ہیں۔ فی الحال یہ مکانات مبلغ اکیتس روپے ماہوار کرایہ پر چڑھے ہوئے ہیں۔ میں مطابق حکم شریعت اس جائیداد یا اس کی آمد کے ۷/۱۶ حصہ کا وارث ہوں۔ اس میں سے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جب تک یہ جائیداد تقسیم نہیں ہوتی۔ اس وقت تک میں اپنے حصہ کرایہ مکان کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت ثابت ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت صرف کرایہ مذکورہ پر نہیں بلکہ تجارت کی آمد پر ہے۔ جس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد غلام احمد خان موصی۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر عبد الکریم گواہ شد محمد احمد سیالکوٹی مولوی فاضل

نمبر ۸۷۳۴ منکہ عبد المجید ولد منگو قوم سیال پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن خانخاناں ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام اور دو قطعہ سفید زمین ۶ مرلہ کل قیمتی چھ صد روپیہ بانسے چوبی قیمتی پچاس روپے۔ اور ایک راس بیل قیمتی قریباً یک صد روپیہ اور ایک راس بھینس قیمتی قریباً ۱۰۰/- روپے اور نقد قریباً ۵۰۰/- روپے بکل قیمت مندرجہ بالا جائیداد ۱۳۳۰/- روپے ہوئی میں اس کے نصف حصہ کا مالک ہوں جس کا مبلغ ۶۶۵/- روپیہ ہوتے ہیں۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو قریباً ۵/- روپے ماہوار ہے لہذا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمد و جائیداد کی کمی و بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت جو جائیداد اس کے علاوہ میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد نشان انگوٹھا عبد المجید سکنہ خانخاناں ضلع جالندھر۔ کاتب الحروف فضل دین احمدی سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ ننگیہ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا رحمت اللہ احمدی خانخاناں ضلع جالندھر گواہ شد۔ نظام الدین انجمن احمدیہ لنگیری

نمبر ۸۷۳۶ منکہ اشفاق حسین عرف چاند میاں ولد منشی نادر زماں صاحب بھیال قوم احمدی پیشہ دستکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن موضع کرو ڈاکخانہ پاشنودیوب ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ موروثی زرعی زمین تین کانی دس گنڈہ اور خود پیدا کردہ زرعی زمین دو کانی اور دس گنڈہ کل زرعی زمین پانچ کانی بارہ گنڈہ ہوتی ہے۔ قیمتی ۶۰۰/- روپے اور ایک مکان رہائشی خام ہے جس میں میرے حصہ کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہوگی میں اس تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمدنی پر ہے جبکہ ڈسٹرکٹ بورڈ سے ٹھیکہ لے کر کشتی چلواتا ہے جس سے ۲۰۰/- — ۳۰۰/- روپے سالانہ آمدنی ہو جاتی ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:۔ چاند میاں موصی بحروف بنگالی گواہ شد:۔ انصر الدین گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درخواست دعاء

میں نہایت ادب سے سیدنا پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افراد خاندان نبوت اور تمام صحابہ صحابیات مسیح موعود سے خاص طور پر اور عام احمدی احباب اور برادران سے التماس ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ جو موقع ترقی میرے لئے آیا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے مشکلات بہت ہیں اور دعاؤں کی ازحد ضرورت ہے

خاکسار:۔ ڈاکٹر محمد زبیر

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کاہلی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/- چھ ماشہ ۶/- تین ماشہ ۳/-

ملنے کا پتہ

دوا خانہ خدمت خلق قادیان

ٹی بی کیور

یہ نسخہ۔ سل۔ دق۔ پرانی کھانسی۔ بخار عام لاغری اور جملہ امراض قلب اور سینہ کے لئے سالہا سال کا مجرب ہے

قیمت فی پونڈ -/-/15 علاوہ محصولڈاک

حمیدیہ فارمیسی قادیان

اعلان عام

مکانوں اور کوٹھیوں کی نئی تعمیر کے لئے
پرانی عمارتوں میں تغیر و تبدل کے لئے
ڈیزائن۔ نقشے اور ٹیمیٹ بنوانے کے لئے
عمدہ اور ارزاں سامان عمارتی کے لئے
اعلیٰ درجہ کے پائیدار سامان بجلی کے لئے
بجلی کے پنکھے موٹریں اور دیگر مرمتوں کے لئے
موبل آئیل۔ گریس۔ راب وغیرہ خریدنے کے لئے
چھوٹے چھوٹے ہموار مکان بنوانے کے لئے
جائیدادوں کی خرید و فروخت کے لئے

اور

سیمنٹ حاصل کرنے کے لئے

آپ ہمیشہ

قادیان کی پرانی ایجنسی

جنرل سروس کمپنی قادیان کی

خدمات حاصل کریں (منیجر)

ہیضہ اور موٹاپن کا دشمن

جام انگور

ٹی۔ ایم۔ ٹی

سرکہ

تمام دوکاندار فروخت کرتے ہیں۔

اپنے شہر کی ایجنسی کیلئے

منیجر ٹرومین ٹریڈرز۔ ۳۰ چیمبرلین روڈ لاہور کو لکھیں

— جاری کردہ —

ٹرومین ٹریڈرز لاہور۔ بمبئی۔ امرتسر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۳۰ ستمبر۔ مختلف صوبوں میں مرکزی اسمبلی کے لئے امیدواروں کی نامزدگی اور پولنگ کے لئے تاریخیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ سی۔پی۔ بہار۔ اور بمبئی میں امیدواروں کی نامزدگی کی آخری تاریخ ۲۵ اکتوبر۔ یو۔پی ۲۶ اکتوبر یو۔پی اجمیر مارواڑ ۲۹ اکتوبر۔ بہار۔ آسام سندھ۔ پنجاب اور اڑلیسہ ۲۹ اکتوبر۔ بنگال ۳ نومبر۔ صوبہ سرحد ۱۰ نومبر۔ صوبوں میں پولنگ کی تاریخیں یہ ہیں۔ آسام ۲۱ نومبر۔ سی۔پی برار ۲۲ نومبر۔ پنجاب ۲۳ نومبر۔ بمبئی یو۔پی۔ بہار۔ اجمیر مارواڑ ۲۶ نومبر۔ اڑلیسہ ۲۹ نومبر۔ مدراس اور سندھ یکم دسمبر۔ صوبہ سرحد ۴ دسمبر۔ بنگال ۱۰ دسمبر۔ تمام صوبوں میں انتخابات اور ان کے نتائج کا اعلان دسمبر کے وسط تک ہو جائیگا۔ صوبہ دہلی میں نامزدگی اور پولنگ کی تاریخیں ابھی مقرر نہیں کی گئیں۔ نئی مرکزی اسمبلی کا پہلا اجلاس فروری کے اوائل میں ہوگا۔

رنگون ۳۰ ستمبر۔ مسٹر جے جے لاسن وزیر جنگ برطانیہ کے وزیر شہری نے رنگون میں فوجیوں کو بتایا۔ کہ اس سال کے آخر تک دس لاکھ فوجیوں کو فوج سے فارغ کر دیا جائیگا۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ ادھار اور پٹہ کے ماتحت امداد کے لئے امریکہ اور برطانیہ میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس کے دوران میں امریکہ اس امر پر مائل ہے۔ کہ برطانیہ کو ۵ ارب ڈالر کم شرح سود پر قرض دے دے۔

چنگکنگ ۳۰ ستمبر۔ چین کے وزیر اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ شمالی چین کی کمیونسٹ فوجیں جاپانی فوجوں پر حملے کر رہی ہیں۔ اور یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ امریکن سینیٹ نے ۱۱ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ جو اٹامک طاقت پر کنٹرول رکھنے کے سوال پر سوچ و بچار کرے گی۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ آسٹریلیا کے تیس ہزار مزدور چار پانچ دن سے ہڑتال کئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ڈچ جہازوں پر کام کرنے سے انکار کر رکھا ہے۔ تاکہ وہ جاوا کی قوم پرست حکومت کے خلاف استعمال نہ ہو سکیں۔

یروشلم ۳۰ ستمبر۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس کی صدارت میں جو انگلستان کا آہنی پنجہ اور ایک تجربہ کار پولیس افسر ہے۔ فلسطین بھر کے برطانوی پولیس افسروں کی کانفرنس میں وہ ہنگامی تدابیر زیر بحث لائی گئیں۔ جو فلسطین میں متوقع گڑبڑ کو دبانے کیلئے اختیار کی جائینگی۔ بوقت ضرورت دن کے وقت بھی کرفیو آرڈر نافذ کیا جائیگا۔ ان سرکاری ملازمین کی فہرستیں تیار کر لی گئی ہیں۔ جنہیں پاس جاری کئے جائینگے۔ انسپکٹر جنرل نے کانفرنس کے بعد فلسطین کے ہائی کمشنر سے ملاقات کی۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ اطالوی نوآبادیات کے متعلق امریکہ کی پالیسی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ انہیں دس سال تک ٹرسٹی شپ میں رکھا جائے۔ اور اس کے بعد آزاد کر دیا جائے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اگلے ہفتے امریکہ کی اس پالیسی کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائیگا۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ رائل انڈین نیوی میں تخفیف کی پہلی سکیم تیار ہو گئی ہے۔ ۳۰ اپریل تک ۹۰۰ ریزرو افسروں اور ۹ ہزار ملاحوں کو سبکدوش کر دیا جائیگا۔ انتظام کیا گیا ہے کہ ان کو چھوٹے چھوٹے گروپوں میں سبکدوش کیا جائے۔

امرت سر ۳۰ ستمبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ ۶ ماہ کے اندر ہندوستان میں گندم کی جو کافی مقدار باہر سے آئے گی۔ اس کی فوری تقسیم کا اہتمام کرنے کے لئے محکمہ خوراک نے ایک سپیشل افسر مقرر کیا ہے۔ اس افسر کی ڈیوٹی یہ ہوگی۔ کہ جو گندم باہر سے آئے۔ اسے جہاز سے اتروائے۔ ذخیرہ گاہوں میں رکھنے اور مختلف مقامات پر بھیجنے کے متعلق مقامی انتظامی عملہ کو ہدایات دے۔

یروشلم ۳۰ ستمبر۔ آٹھویں فوج کے پیراشوٹ دستے یورپ سے فلسطین پہنچ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ چند روز ہوئے۔ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے خلاف قانون داخلہ کو روکنے کے لئے فوجیں بھیجی جا رہی ہیں۔ ملک میں پولیٹیکل کشیدگی بہت بڑھ رہی ہے۔

یروشلم ۳۰ ستمبر۔ فلسطین میں صورت حالات نازک ہوتی جا رہی ہے۔ یہودی کانفرنس نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ فلسطین کے یہودی برطانیہ کے ۱۹۳۹ء کے وائٹ پیپر کی پرزور مخالفت کرینگے۔ جس میں یہودیوں کی فلسطین میں آباد ہونے کی تعداد مقرر کر دی گئی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ پولیس سپرنٹنڈنٹوں کی ایک میٹنگ میں ملک میں پیدا ہونے والی ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے پر غور کیا گیا۔ کہ کرفیو آرڈر کے نافذ ہونے کی صورت میں سرکاری ملازموں کو پاس دیئے جائیں۔ تاکہ گورنمنٹ کے کام میں حرج واقع نہ ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حالات ایسے ہیں۔ کہ کرفیو آرڈر تک نوبت آنے کا اندیشہ ہے۔ یہودی کانفرنس نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہودی فلسطین میں ہر طریقہ سے آباد ہونے کی کوشش کرینگے۔ اس کانفرنس میں یہودیوں کے سرکردہ لیڈر شامل ہوئے تھے۔ اور لوکل کونسلوں کے صدروں اور امیروں نے بھی نمایاں حصہ لیا تھا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ جاپانیوں نے سیاحوں کو اپنے ملک کی طرف کھینچنے کے لئے پورے زور سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اب جبکہ جاپان کو جنگی اسلحہ تیار کرنے کی اجازت نہیں۔ وہ ملک کو ایک سیرگاہ میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ جہاں دنیا بھر کے سیاح پہنچ سکیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ برطانوی گورنمنٹ نے حکومت امریکہ کی اس تجویز کو مان لیا ہے۔ کہ مشرق بعید میں ایک کمشن مقرر کیا جائے۔ جو جاپانیوں سے ہتھیار رکھوانے کی سکیم طے کرے۔ اس کمشن میں ہندوستان کو بھی شامل کرنے کی تجویز کو مان لیا گیا ہے۔

سنگاپور ۳۰ ستمبر۔ کچھ برطانوی دستے جاوا کے دارالسلطنت بٹاویہ میں اتر گئے۔ اور بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر رہے ہیں۔ مزید برطانوی فوجیں جاپانی فوجوں کو نہتہ کرنے کے لئے عنقریب اترنے والی ہیں۔

ماسکو ۳۰ ستمبر۔ روسی فوجوں نے منچوریا خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ امید ہے نومبر کے اخیر تک ساری فوجیں نکل جائینگی۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے دیہات میں بجلی سپلائی کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ گورنمنٹ اس سلسلہ میں ایک بل پیش کرنے والی ہے۔ جو انتخابات کے بعد نئی سنٹرل اسمبلی کے پہلے جلسے میں پیش ہوگا۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے کامرس ممبر سر عزیز الحق نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ گورنمنٹ ایک تجارتی مشن ممالک میں بھیجنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ ہندوستان میں جو لوگ فوج سے الگ ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو تین گروپوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ انہیں سب سے پہلے فارغ کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ (۱) وہ لوگ جو گھروں کھیتوں اور دفتروں میں واپس آنا چاہتے ہیں۔ (۲) جو سول حیثیت میں دوسری جگہ جانا چاہتے ہیں۔ (۳) گھربار اور رشتہ داروں کے حالات انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ مگر کسی کو مرضی کے خلاف جانے پر مجبور نہ کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ آج رات ڈاک اور تار پر سے سنسر ہٹا لیا جائیگا۔ صرف ان ملکوں کی ڈاک پر رہیگا۔ جن پر پہلے دشمن کا قبضہ تھا۔

سنگاپور ۳۰ ستمبر۔ ایسٹ انڈیز کے لیڈروں نے لوگوں کے نام ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ وہ امن قائم کرنے میں برطانیہ کی اعانت کریں۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھی ڈچ ایسٹ انڈیز کے نام ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ برطانوی فوجی دستے جاوا میں جاپانیوں سے ہتھیار رکھوا رہے ہیں۔ جب تک اس ملک میں آئینی حکومت قائم نہیں ہو جاتی۔ وہ ملک میں امن قائم رکھینگے۔

سنگاپور ۳۰ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ سے تمام قیدیوں اور نظربندوں کو بڑی تیزی سے آزاد کرایا جا رہا ہے۔ برما اور سماٹرا سے تمام قیدیوں اور نظربندوں کو نکالا جا چکا ہے۔ جاوا سے نصف کو نکالا جا چکا ہے۔ ملایا اور سنگاپور میں صرف ۱۰۶۶ قیدی باقی رہ گئے ہیں۔ سیام سے ۱۶ ہزار کو نکالا جا چکا ہے۔ باقی کو بڑی سرگرمی سے نکالا جا رہا ہے۔ ہند چینی میں ابھی سولہ ہزار کے قریب موجود ہیں۔

ٹوکیو ۳۰ ستمبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپان کے مختلف محاذوں پر اس وقت تک ۸۱ فی صدی جاپانیوں سے ہتھیار رکھوائے جا چکے ہیں۔

ٹوکیو ۳۰ ستمبر۔ جاپان کے سابق وزیراعظم ٹوجو کی جس نے اپنے آپ کو گولی سے ختم کر دینے کی سعی کی تھی۔ صحت اب اچھی ہے۔ خیال ہے۔ کہ اب اسے ٹوکیو